مطبع محمدی

جوابات سوالات پٹنہ

بار اول

من تصنیفات جناب مولانا سید الفت حسین صاحب بنکار پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ○ والصلوۃ والسلام علی الانبیا خصوصی النبی الکریم ○ سوال سورہ صف مین ہے اسمہ احمد ؛ مسیح نے باسم احمد خبر دیا ہے ؛ نوید جاوید و رسالہ گوڈفیری و خطبات احمدی و سبیل قرآن دیکہا ہے اہل اسلام پارکلیٹ یا فارقلیط و بیبسٹر یا وا کر ڈکشنری مین بمعنے احمد نہین ملتا ہے جو کچہہ اپنی یا دوسرون نے لکہا ہے تاویلی امر ہے پہر موافق قرآن کے احمد کسطرح علم پیدا کیا جاوے جواب ان کتب لغات عربی و انگریزی مین گو فارقلیط یعنی احمد یا پارکلیٹ یعنی تسلے کنندہ آپکی نظر مین نہ آئے ہون شاید کوئی سبب ہوگا مگر سب اگلی پچہلی عیسائی اس لفظ مختلف اللہجہ اور اسکے دونو معنی کا بخوبی اقرار رکہتی ہین گو آپکا اعتماد کسی پر بجز اپنی نظر کے نہو بلکہ اسیواسطے فارقلیطا کو عیسائیون نے بتلفظ پارکلیٹ لیا ہے تاکہ روح تسلی دہندہ یعنی روح قدس سے مراد لین جو بعد عروج جناب حواریون پر اوتری تہے اگرچہ دونو لغت بہر دو معنی نہ آئی ہوتی جن کتب ڈکشنری مین ابتک نہین دیکہی تو محل تکرار و موقعہ بحث کیا ہوتا اور کیون

اتنی جھگڑے پہلتے ؛ چونکہ یہہ لفظ فارقلیط عبری اور پارکلیٹ بہی عبرانی یا شاید
یونانی ہو لیس والبسٹر و واکر کے ڈکشنریونمین شاید نہو ؛ اور جو کچھہ نوید جاوید وغیرہ
کتب متعددہ مین قدیم سے لکہا ہوا آتا ہے وہ بہت درست ہی اور طرفین یعنے
مسلمان وعیسائی کا مانا ہوا ہے گو آپ کی نظر سے یہہ بات نگزری ہو ؛ سوال
شہادت قرآنی سی بائبل کی اطاعت اہل اسلام پر واجب ہی ؛ یا اوس کتاب کو
قرآن نی منسوخ و متروک کر دیا ؛ جواب شہادت قرآنی سے جسقدر مصنف نے
ثابت کیا ہی اوس پر مسلمانون کا عمل ہے چنانچہ اسکا جواب برہان بر تصدیق قرآن
مدت ہوئی منشور محمدی مین مطبوع ہو چکا اور دوسرا جواب بہی کسیقدر اوسی اخبار مین
چہپوایا ہی ؛ غرض مختصر یہہ کہ شہادت قرآنی بر کتب ربانی اول تو بمقام خاص خاص ہے مثلا
سورہ سبح اسم مین والاخرۃ خیر وابقی ان ہذا الخ اس سے عدم تحریف بائبل کی و تصدیق
اناجیل و تورات حال کی لازم نہین آتی ؛ اس آیہ مین تو صحف ابراہیم کا بہی حوالہ ہی حالانکہ
اون رسائل کا سرے سی اب تک عیسائیونمین بہی وجود نہین ؛ غرض مصنف شہادت قرآنی
نی جو کچھہ ثابت کیا ہی وہ بہت تہوڑا ہی اور تحصیل حاصل ؛ و کسیقدر بیفایدہ ہی وہ کون
مسلمان ہی جو کتب سابقہ کی تصدیق نہین کرتا اور کتب خدا پر ایمان نہین رکہتا جا بجا
قرآن شریف سی یہہ اعتقاد ثابت ہی ؛ ہان شریعت کسیقدر منسوخ و متروک ہو گئی مگر
تسپر بہی اصل کتب و انبیا کی شان کم نہین ہوتی ؛ لیکن اس مجموعہ کی تصدیق ان باتون
سے نہین ہوتی کہ بائبل سب حرف بحرف صحیح و بی الحاق و غیر محرف ہی ؛ یہہ باتین تو
پرانی ہو گئین اعجاز عیسوی مین سب آگئین ؛ پہر سید احمد خانصاحب بہادر نے

بتبیین الکلام مین بیان کردین؛ آخر مولوی منصور علیصاحب نی سب لکہدین؛ خدا
جانی باوجود شوق و دعوئی نظر جناب والا نی ابتک کیون نہین دیکہین شاید جناب کو
متاخرین کی تحریر پر اعتماد نہین؛ حالانکہ عقلاً و نقلاً متاخرین کی تحقیقات زیادہ ہوتی ہے
اور اونسی علوم سابقہ جلد حاصل ہوتی ہین اسطرح محنت کم پڑتی ہی لیکن تحقیق پر ضرور
ہے؛ فقط اعتماد و تغافل و عدم تنقیح و تنقید؛ لیکن ہر بات کو سر سے آپ ہی نکالنا بہت
وقت تلف کرتا ہے اگر مجوّز ایپیل خود سر سے سب مقدمہ ترتیب کیا کرے اور کسی کی
نہ سنی تو مقدمہ دوسرا بن جایا کرتا ہے اور پہر موقع واردات پر بہی جا کر کچہہ سراغ
نہین لگتا؛ وقت مفت خرچ ہوتا ہی؛ لہذا بدگمانی بہی ہر جا اچہی نہین؛ سوال ۲
رسول اللہ بائبل کے مطیع تہی یا کہ نہین؛ جواب حضرت نبی مصطفےٰ بائبل کے مقلد
و مطیع تو نہ تہی مگر مصدق اصل کتب منزل من اللہ کے تہے اور بموجب قرآن مخاطب
بآیہ واتبع ملة ابراہیم تہے؛ سوال ۳ درباب عصمت انبیاء و قصص بائبل درباب لوط
و ہارون و سلیمان کی معصیت لکہی ہی؛ جواب عصمت انبیا کے یہہ کہ اوامر شریعت
مین بی خطا اور دنیا سی معصوم ہوکر یعنی بےگناہ ٹہر کر مرتی ہین؛ اگر سہواً کوئی خطا
ہوتی بہی ہی تو فوراً اقرار و توبہ ایسی کرتی ہین کہ مغفرت کی رسید آجاتی ہی غرض
آلودہ و ملوثِ جرم نہین رہتی جیسی کپڑا ناپاک بہی ہوجاتا ہی تو ایسا صابون سے
دہویا جاوی کہ پہر صاف ہوجاوی پس وہ ناپاک نہین کہلائیگا یہہ مضمون رسائل
تحقیق المسائل و تنقیح المسائل مین بخوبی بسط کے ساتہہ لکہا گیا ہے؛ حضرت لوط کی
کہانی گو بطور تفسیر ہے اصل تورات شریعت کے باب مین نہین مگر تسیری وہ قصور

دختران کا ہی اور آدمؑ و موسیٰؑ و سلیمانؑ کے گناہونکا حال ظاہر ہی کہ بعد ازان ایسی توبہ
وقوع مین آئی کہ پہلی سی بہی زیادہ صفائی حاصل ہوئی ؛ حضرت داؤدؑ کی بہی معافی فوراً
آئی اسی سبب سے وقوع توبہ نبیونسی صحیح ہوئی اور بکا و گریہ و انابت و استغفار کا مزا
انبیا کو آیا اور جلالت خدا ظاہر ہوئی شیعہ کا معصوم محض بنانا اور صغیرہ و کبیرہ سی بہر نمط
بہر حالت معصوم جاننا عجیب بات ذہنی ہے ؛ خیر اس باب مین جدا رسالہ قالع شبہات موجود
ہی چہپوانیکی قدرت نہین ؛ سوال علت و حرمت لحم جمل و بنا بیت اللہ اول بیت
وضع للناس و لذات جنت و نار و حور و قصور و غلمان ؛ **جواب** لحم جمل حضرت یعقوبؑ
نی خود اپنی نفس پر حرام کر لیا تہا کیونکہ اونکو پہلی شتر مرغوب بہت تہا ؛ اونہون نی کسی نظر
سے عہد کر لیا تہا وہ عرب کے لئے بطور استصحاب از روئی فعل آنحضرتؐ حلال جاری رہا
اور چونکہ عرب مین یہہ جانور شتر بہت ہوتا ہی اور اہل عرب خوگر اوسکے گوشت کے تہے
لہذا اوسکی حرمت مین نقصان بہت تہا اور اسمین علامات بہی موجب حلت زیادہ تر
پائی جاتی ہین یعنے جگالی کرتا ہی اور کہر بہی کسیقدر چرا ہوا ہی پس ایسی باتون خاص کر
عیسائیونکو گفتگو نہ چاہئی کیونکہ شتر تو از راہ تورات شریعت مین ممنوع نہین اور نشان
حرمت اوسمین نہین حالانکہ عیسائیان حالیین تو بموجب قول پولوس مقدس پاکون کو
سب چیز پاک ہی حتے کہ خوک و خرگوش کا گوشت بہی پاک ہی جسکی حرمت از روئے
قاعدہ بہی و نیز تورات مین بہی مصرح ہے ؛ اور اول بیت وضع للناس سی مراد یہہ
ہی کہ عرب مین اول یہہ مکان واسطی عبادت کے بنایا گیا اور بیت المقدس کو بیت
عتیق فرمایا ہے وہ جدا ہی اس کہنی سی اوسکی نفی لازم نہین آتی ؛ یا یہہ کہ جیسا بعض نے
کہا ہی کہ خانہ کعبہ کی اصل جگہہ جناب آدمؑ کے وقت سی معبد گاہ ہی کیونکہ جناب آدمؑ

کوہ سراندیپ سی جب عرب مین گئی تو حضرت حوا کو عرفات مین دیکھکر پہچانا غرض یہہ اولیت
بنسبت بیت المقدس نہین اور اگر ہو بہی تو بطلان اس اولیت کا ثابت نہین ٭ قولہ جنت
وحور و قصور کا جواب کتب مناظرہ اسلام و عیسائیان مین بخوبی مندرج ہی مختصر یہہ کہ توریت
مین یہہ باتین اسواسطی مذکور نہوئین کہ صریحاً بڑے بڑے معجزات دکہلائی جاتی تہے
خدا کی تجلی کوہ طور پر نظر پڑی ٭ فرشتی حضرت لوط و جناب ابراہیم کے پاس مجسم بصورت انسان
آئی ٭ من و سلوی اوترا تہا ٭ مائدہ نازل ہوا پس گویا سب ثبوت خداوندی ظاہر آنکہہ کے
تلی موجود تہا پہر اسقدر تحریص و ترغیب کی حاجت نہ تہی جہنم و آتش و عذاب سے تو ڈرایا
گیا تہا چنانچہ توراة مین وعید تعذیب تو موجود ہی مگر جون جون زمانہ آخر آتا گیا سب باتین
قیامت کی بہی ظاہر ہوتی گئین ترغیب و تحریص صریح بجنت و حور و قصور و غلمان بہی
ہوگئی خواہ یہہ بطور استعارات ہو یا اصل مین ٭ کیونکہ مکاشفات یوحنا مین بہی کیفیت
بہشت کی یعنی سونیکی سڑک اور جاوید کا درخت مذکور ہی آخر کو قرآن شریف مین جبکہ
توحید کا پردہ کہولا گیا اسیطرح سب مدارج دوزخ و بہشت کے بہی ظاہر کی گئی تاکہ
اتمام حجت ہو جاوی کوئی دقیقہ باقی نرہی غرض جسقدر حاجت پڑتی گئی اوسیقدر
معلم بقاعدہ الاہم فالاہم تعلیم دیا گیا کچہہ جائی اعتراض نہین ٭ سوال پوران
اہل ہند قرآن سی موافق و انجیل سی مخالف ہے ٭ جواب پران جو بمنزلہ احادیث
اوتاران ہی وہ جسقدر قران سی مطابق ہوگا اصل انجیل سی مخالف نہوگا اور اگر ہوگا
تو ان اناجیل اربعہ سی جو ایک خاص طور پر شرح و تفسیر اصل انجیل کے شاہد ہین یا
تاریخ احوال حضرت مسیح ہین پس کچہہ مضائقہ نہین یا یہہ کہ کچہہ پران ہی مین بناوٹ
ہی سکی تحقیق و تنقیح بخوبی کیجاوے تو یہہ معمہ حل ہو کہ کون کتنا صحیح اور کہوٹا

اور کون کتنا غلط ہی لیکن شک نہین کہ قرآن کی اصل عبارت ایک خاص ڈھنگ کے
ساتھہ غیر متغیر و متبدل ایسی موجود ہی کہ اوسکا انکار بوقت مباحثہ ممکن نہین ؛ سوال
وحی قرآنی ملفوظی تہی یا معنوی ؛ جواب وحی قرآنی یہہ تہی کہ جیسی نزول روح القدس
سی حوارئین طرح طرح کی بولیان بولنی لگی تہی اسیطرح جناب جبرئیل کی نزول قلبی
سی آنحضرت پر ایک یا چند آئتین بعبارت عربی ملہم ہو جاتی تہین کہ آنحضرت بعد اوس
کیفیت کے بعینہ وہ آیہ لوگونکو سناتی اور لکہوا دیتی اور انبیا کو الہام مضمون و القاء
احکام بعبارت یا بدون عبارت ہوتا تہا مگر آنحضرتؐ کی قرآنی وحی بعبارت مخصوص ایک
جدہی طرح تہی، اس باب مین رسالہ تعریف قرآن بہی بجواب تنقیص و تحریف القران دہلی مین
چہپ چکا ہے ؛ سوال سورہ شعرا نزل علی قلبک روح الامین ؛ قرآن و حدیث
مین جملہ مسائل نہین ہین مثل سمت قبلہ اہل امریکا بہ سبب تحت الارض کے و مقدار یوم
و لیل معتاد و اسطی ساکنان ارض قطبین علمانی کہا کہ قیاس کری کیون باوجود رہنی کتب
انبیاؑ کی قیاس جائز ہوگا؛ جواب سمت اہل قبلہ حسب ظن مصلی پہر بمطا امریکہ مین بہی
ہی کیونکہ خاص تحت نقطہ کعبۃ اللہ کوئی جگہہ وہان آباد نہین اگر خلیج یا پانامہ وغیرہ مین
کوئی مقام آباد یا جزیرہ ہو تب بہی کہہ سکتی ہین کہ دونون طرف یعنی طول مشرقی و طول
مغربی مین نماز پڑہ سکتی ہین توجہ قبلہ موافق گمان مصلی کے چاہئی نہ اصلی و حقیقی ؛
کیونکہ اصل خط نظری کا کعبۃ اللہ پر جانا ہر ایک سی کیا بلکہ کسی کسی سی بہی ممکن و یقینی
نہین فقط زاویہ نظری کے پیچہی کعبۃ اللہ کا آنا ظنی ہونا چاہئی اور قران کیا بلکہ بائبل
مین بہی باانہمہ تن و توش تمام احکام مندرج نہین بلکہ قوانین حکام ملکی و مالی مین بہی

ہر ایک بات کی تصریح نہیں ہ ایسی تصریحات ہو ہی نہیں سکتی اور سب باتین بطور محکمات
بیان ہی نہین کیجا سکتی اور اگر خدا بیان بہی کردی تو لوگ اوس سی مستفید نہین ہو سکتی
لہذا بعض مصرحات اور باقی متشابہات ہین تاکہ لوگ کوشش کرین اور شریعت کا
بوجہہ بہت بہاری و مشکل نہو قطبین مین جو چار چار ماہ روشنی و تاریکی کا زمانہ ہوتا ہی
اوسمین رات دن کا فرق کسیقدر ہو جاتا ہے اور اوسی پر سبکی مزدوری ملتی ہے و
کارخانجات چلتی ہین ایام حیض و حمل وغیرہ اوسی حساب سی ہوتی ہین جب آفتاب نصف النہار
پر آتا ہی تو ایک کنڈہ روشنی کا ایسا ہوتا ہی جیسی سفیدہ صبح صادق کا آپ اس بات کو
محققین جغرافیہ دانون سی دریافت فرماوین پادری لوگ اس مقدمہ مین مسلمانونکو دہوکا
دیکر حیران کیا چاہتی ہین پادری مولف صاحب نی لکہنؤ مین جاکر مجتہدین کو اسبات
. . . . مین دق کیا اور کرنا چاہتا تہا جس پر اونہون نی کتاب ارض تسعین چہپوائی غرض
قطبین پر بہی رات دن کی تمیز ہوتی ہی اور قطب شمالی مین تو ایسی آبادی ہی نہین
باقی رسالہ ارض تسعین مطبوعہ لکہنؤ مین ملاحظہ فرماوین ٭ **سوال** سورہ مائدہ ۔۔ ۴۷
آئت مین ہی بما استحفظوا من کتاب سی تحریف ثابت نہین ہوتی ٭ **جواب** آیہ بما
استحفظوا سی تحریف ثابت نہین ہوتی تو عدم تحریف بہی ثابت نہین ہوتی اونہون نی
جو کچہہ محفوظ رکہا اوسکا بیان ہی ہم مسلمان یہہ نہین کہتی کہ یہود و نصاری نی ایک
حرف بہی حفاظت سی نہین رکہا بلکہ ہم وہ کہتی ہین جو تنبیہ الکلام مین مطبوع ہے
اس آیہ سی کچہہ اعتراض مسلمانون پر نہین پڑتا بلکہ ایک وہم ہی جو بہت جلد دور ہو جاتا ہے
اور کچہہ فائدہ عیسائیونکو نہین دیتا اسیواسطی آجتک کسی نی اسی نہین لکہا شائد کوئی

نباتی آپکو دہوکا دینا چاہتا ہوگا ۞ سوال ۱۱ آل عمران وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ یا یہ آیہ رسول اللہ سے ہی عیسائی تہی یا نہین اور یہہ بشارت نصاریٰ کی ہی کیا وجہہ ہی کہ سلطنت کفار کی بسبیل مدح وارد ہوا ہی ۱۲ سورہ مریم وان منکم الا واردہا علی ربک حتما مقضیا باجماع مفسرین انبیاء و خلفاء و آئمہ و مجتہدین پہلی جہنم گذر کر بعدہ داخل جنت ہونگی اسکی کیا وجہہ ہی ۱۳ قیامت بمعنی تغیر صورت نوعیہ ہی یا فناء ذات مادہ کا اس باب مین مصرح کوئی آیت نہین تب عالم قدیم ہوجاتا ہی ۱۳ وید کا زمانہ قبل موسیٰ ہی اور قرآن سی جسقدر موافقت کرے وہ کلام الٰہی ہی یا کہ نہین ۱۴ قبل از بعثت آنحضرت کس دین پر تہی ۱۵ حج و بوسہ حجر اسود کی وجہہ عمدہ کیا ہی ۱۶ قرآن کس خط مین و کس شی پر کاتبان وحی لکھا تہا ۞ جواب ۱۱ آل عمران مین وجاعل الذین اتبعوا کی یہہ صورت تفسیر ہی کہ یہہ اصل عیسائیونکی لئی بشارت ہی سو مسلمانونکا یہہ دعوی ہی کہ وہ ہم ہین کہ نبی ہمارے مصدق و معین دین مسیح ہین نہ عیسائیان بدعتی کہ یہہ متبع و مصدق اصل کلام کلمۃ اللہ نہین غرض یہہ ایسی بحث لفظی ہی کہ جیسی شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ مین لکہتی ہین اور سنی کہتی ہین کہ اصل شیعیان علی ہم ہین اور رفاض تو بدعتی اور بہتان باندہنی والی ہین ایسی ہی اہل توحید مسلمان عیسائی تثلیثیون کو کہتی ہین اور بالفرض یہہ بشارت تابعین عیسیٰ کے لئی ہو تو صحیح ہی کہ کافرین و ملحدین پر اصل عیسائیونکو جو زمانہ آنحضرت مین مقر توحید و کلمہ گو کلمۃ اللہ کے برحق تہی وہ کافرون اور یہود پر تا قیامت فائق و غالب رہینگی اور اگر مراد اس سی یہہ عیسائی اہل تثلیث ہین تو وہ سدا غیر عیسائیون پر کب غالب رہی اکثر مسلمانون سی مغلوب رہی اب تک بیت المقدس مسلمانونکی ہاتہہ مین ہی ہزارون لاکہون اونمین ملحد و منکر و دہریے ہین یہہ برائی نام عیسائی ہین ہرگز

تابع جناب مسیح ہین اور اس غلبہ سی مراد غلبہ دنیاوی نہین بلکہ فوقیت دینی و
وترجیح دلائل مقصود ہوگی اور یہہ جو کوئی کہی کہ دیکھو دنیولا علیسائیونکو مسلمانونپر
غلبہ ظاہری تو اس ایک دفعہ خاص زمانہ کے غلبہ کو غلبہ تا قیامت نہین کہتی ایسی ایسی
اوتار چڑہاؤ و نشیب و فراز تو دیکہی تا قیامت کسقدر ہون او کتنی ہی ہو چکے
اور یہہ غلبہ بہی علیسائیان تابع مسیح کو نہین بلکہ ملحدین و دہریہ کو ہی جنمین اکثر نیچرل
فلاسفر ہین اور بہت رومن کیتہلک بت پرست وغیرہ ہین پس وہ تابعین مسیح
کہان ہوئے بلکہ صاف ظاہر ہی کہ مراد تابعین عیسیٰ سے یا تو حواریین و تابع
حواریین مراد ہین یا جناب مسیح کی مصدق جو نبی اسلام اور اونکی اُمت مراد ہے
یہہ سب تابعین جناب مسیح از روی کتاب ہو سکتی ہین ؛ **سوال** سورہ مریم و
ان منکم الا واردہا علی ربک حتما مقضیا باجماع مفسرین انبیاء و خلفاء و ائمہ و مجتہدین پہلی جہنم سی گذر کر
بعدہ داخل جنت ہونگی اسکی کیا وجہہ ہے ؛ **جواب** سورہ مریم مین جو ہی کہ سب
ایکبار جہنم پر وارد ہونگی اسکا مضمون آسان ہی یعنی سبکو جہنم دکہلایا جائیگا تا کہ
پناہ مانگین اور دیکہکر قہر خدا سے ڈرین نہ یہہ کہ سب انبیاؑ و اولیا اوسمین پڑین
یہہ مراد ہرگز نہین جو ایسا سمجہا غلطی مین پڑا **جواب**[12] تغیر صورت نوعیہ ہو یا فنائ
مادہ ذاتیات ہمکو اس بات کے اعتقاد کرنیکی حاجت و تکلیف نہین ؛ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا
مَا عَلَّمْتَنَا جو خدا نی یا اوسکی رسول نی فرمایا اوسپر عمل کرنا چاہئیی باقی عقل حکم نکرے
تو خاموشے بہتر ؛ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ اگر تغیر صورت نوعیہ قیامت
کا نام ہے تو بہی ہمکو کچہہ حرج نہین کیونکہ متغیر چیز خود اصل مین قدیم نہین اور خداوند

غیر متبدل سی کچھہ نسبت نہین رکھتی اور اگر فناء ذاتی مادّہ کا تسلیم ہو تو بہی کچھہ دقت
ونقص نہین خداوند تعالی بی شک قادر ہی کہ بی مادّہ جو چاہی سو پیدا کری بلکہ مادّہ
بہی اوسی خدا کا پیدا کیا ہوا اور اوسمین تاثیرات انبات وتغیر وتبدیل کی دی
ہوئی خدا کی ہی حق سبحانہ اس بات کا جواب جابجا قرآن شریف مین دیا ہی رہا
یہہ کہ بموجب علم فلاسفہ ومنطق بجو بی ہماری سمجھہ مین یہہ بات نہین آتی کہ وہ
کسطرح بی مادّہ پیدا کر دیتا ہی یہہ عقل کی بدفہمی ہی عدم ادراک سی عدم ثبوت
چیز وعدم وجود شے لازم نہین آتا ایسی بہت سی باتین ہین کہ ہماری سمجھہ مین
بجو بی وبکلی نہین آتین لچک کی وجہہ خواب کا سبب نہین معلوم بلکہ حقیقت اصلیہ
تو ہر چیز کے غیر معلوم ہی وکنہ ذاتیات شخصیہ کماحقہ کوئی نہین جانتا اگرچہ فلاسفہ
واہل منطق نی یہہ مشکلات پیش کی ہین اور اعتراضات نکالی ہین مگر اہل حکمت و
متکلّمین صاحب منطق دینی نی اُنکی جواب بہی خوب خوب دئی ہین شفا وافق المبین
وغیرہ ملاحظہ فرماوین یہان تطویل کی فرصت بہی نہین اور ایسی رسائل مین اُن
سب مضامین کا لکھنا ممکن نہین ۱۴ جواب وید کی ادّعا سی معلوم ہوتا ہی کہ شاید یہہ
تورات سی پہلی ہو مگر تعجب ہی کہ اسمین ایک دوسری کی خبر نہین اگر پہلی ہی تو کیون
تورات مین کچھہ بہی اوسکی اور اوتارونکی خبر نہین اور اگر تورات سی وید پیچھی ہی تو وید مین
کیون تورات کی خبر نہین شاید خدا کو منظور نہین ہوا کہ ایک کو دوسرے ملک کی
دینی یا تونسی واقف کری اہل یوروپ تقدم تورات کے اکثر قائل ہین جناب مولوی
سید منصور علی صاحب سلمہ اللہ بہی یہی کہتی ہین میرا بہی یہہ خیال ہی کہ شاید ایسا ہی

ہو یا وید زمانہ جنات کی کتاب ہو لیکن اسمین بہت کم شک کرتا ہون کہ کچھہ کچھہ الہامی باتین ان سب کتابونمین مشترک ہین اور یہہ سب مذہبی کتابین فقط عقل ایجاد نہین بلکہ کسیقدر تعلق الہام و نقلیات سے بہی ہی مثلاً سشر پوشتی یا دختر و ہمشیرہ وغیرہ سے نکاح ناجائز ہے بغرض نیچر و حکم طبعی سے فقط کوئی فقرہ یاد ہرم شاستر شروعین تہا اگرچہ رسمیات زمانہ کو بہی اوسمین دخل ہوا ہی مگر پہر بہی رسمیات ایسی ناگہان کہان سے آئین دنیا کی ابتدائی افرینش و پیدائش آدم کے حالات اولاد جو کچہہ توریت مین مصرح ہی اور ہفتہ کے سات دن مقرر ہوئی جیسا کتاب اول پیدائش موسیٰ مین ہی اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ توریت سب کتب عالم سے مقدم ہی اہل ہنود نے بہی توریت کی پیروی تقرر ہفتہ مین اختیار کی اور وید و پران سب بعد کو بنے مگر وہی ہنود نے ازراہ مبالغہ و شاعری ایسی ایسی مدتین مقرر کین کہ زمانہ اونکا سمجھہ مین نہ آوے تب بہی محققین یوروپ وید کے زمانہ کو تین ہزار برس سے زیادہ نہین بتاتے جسقدر وید قرآن سے مطابق ہو وہ گو قرآن بہی نہو لیکن مؤید و مصدقین قرآن ہی اور حق ہی ہنود سے مطابقت زیادہ تر مشکل ہی اور کچھہ زیادہ مفید بہی نہین بجز اسکی کہ باہم سلوک سے رہین اور اپنی اپنی مذہبونکو درست کرین کہ ضرر نہو اور طرز مجادلہ حال ناپسند ہے **جواب ۱۴** حضرت نبی اسلام قبل از بعثت سوچ بچار و تحقیق مذہب پر تہے یہود و نصاریٰ کی بہی سنتے تہے جو بات صحیح و اچھی معلوم ہوتی تہی بحسب ضرورت اوسے کرتے ہونگے اور باقی اپنا اجتہاد عقلی تہا نہ بت پرست و کافر یعنے منکر خدا کبہی ہوئے اور نماز وغیرہ کسی دین کی علانیہ تو

سوال ۱۴ [illegible]

نہین پڑہی کہ وہ حرہ مین کچہہ کسیطرحکی عبادت یا گیان دہیان یعنی تفکر الہی کرتی رہتے
ہونگی اور معنی ؛ وَوَجَدَکَ ضَالاًّ فَہَدٰی کے صریح صحیح یہہ ہین کہ تجہکو حیران وساکت
صامت پایا یعنی تو ای محمد حق وباطل مین متوقف تہا کہ حق سبحانہ تعالی نی تجہی حق سمجہا دیا
اور از روئی وحی صحیح یقینی رستہ بتادیا کہ حکمت وعقل سے بہی یہہ فیصلہ نہو سکتا تہا ؛

جواب ۱۵ حج و بوسہ حجر اسود کا جواب منشی عبد الباقی صاحب کے رسالہ مین بہی کچہہ سے
اور مسیح الدجال کے جواب مین بہی لکہا گیا یہہ فروعی باتین ہین عقلی فوائد سب فروع مین
نکالنی ایک طرحکی سینہ زوری ہی یہہ کہہ سکتی ہین کہ فوائد سفر حج سی مقصود ہین اور مکان معزز
پیام خدا کی تعظیم سی بندونکو اہل مکان یعنی مکین کی تعظیم دلمین آتی ہی اسیواسطے ایسی باتین
سب مین ہین سالانہ عہد واقرار سی خدا کی یاد دلمین قائم وتازہ رہتی ہی حجر اسود چونکہ
ایک قدیمی پتہر حضرت ابراہیم کے وقت کا یا آدم کے زمانہ کا ہی جیسا حضرت یعقوب کا
وہ پتہر جسپر اونہون نے تیل ڈالا تہا اور جسکو وہ سرہانی رکہی سوتی تہی کہ خواب دیکہا کہ آسمان
پر ایک زینہ لگا ہوا ہی چنانچہ کہتی ہین کہ وہ پتہر اب تک بیت المقدس مین معلق ہی لہذا
کعبۃ اللہ مین وہ بطور یادداشت لگایا گیا ؛ غرض مسلمان اس پر پرستش خدا جانکر حجر اسود
کو بوسہ نہین دیتی بلکہ حکم خدا سمجہکر اوسی چومتی ہین اور بعض حجر الاسود کو بہشتی پتہر
کہتی ہین خلیفہ دوم سے منقول ہی کہ ای حجر اسود اگر رسول خدا تجہی بوسہ ندیتی تو ہم
ہرگز تجہکو نہ چومتی غرض یہہ حکم ہی گو سبب نہ معلوم ہو شاید یہہ نشان عہد ومیثاق ہی
ہو بعض قوم ایک جا معین کسی عہد وپیمان کے لئے مقرر کرتی اور اوسپر بات رکہہ کے

سوال ۱۵
حج و بوسہ حجر اسود کی وجہ
عہد پیمان ہے

کوئی عہد وپیمان کرنا یادداشت کے لئی مفید ہوتا ہی اسیطرح یہہ میلی وعرس وغیرہ ہوتی
ہین آل ابراہیم پر یہہ عنایت ہوئی + اسمعیل کو بہی اونسی وعدہ برکت دیا تہا اسلئی آل ابراہیم
مین یہہ دو جگہہ قبلہ مقرر فرمایا اور سالانہ واسطی اشاعت عبادت خدا او تعظیم و شہرت وغیرہ
کے ان دونو جگہہ ایک ہجوم گاہ مقرر کیا + اسمین زیادہ عقل کو کیا دخل + جواب۱۶ قران بلفظہ
اول کسی خط مین اور کسی چیز پر لکہا ہوا ہو ہمکو اس تحقیق سی کچہہ فائدہ نہین غالباً پوست آہو
پر لکہا ہوگا یا جیسے تورات وانجیل وغیرہ لکہی جاتی تہی یہہ موشگافیان بجز تضیع اوقات کچہہ مفید
نہین ہین سے عمر تہوڑی فیصلہ مشکل کمال ۞ مختصر کیجی کہ جہگڑے ہین بہت ۞ کار دنیا کسی تمام نکرد
ہر چہ گیرید مختصر گیرید ۞ جواب۱۷ حضرت جعفر طیار فقط طلب نصرت ہی کے لئی نجاشی عیسائی کے
پاس نہین گئی تہی بلکہ دعوت اسلام بہی منظور تہی چنانچہ وہ مسلمان ہو ہی گیا تہا اب بہی اسطرح
پر اہل اسلام کو عیسائیونسی مدد لینی ضرور مناسب ہی تاکہ وہ تثلیث وغیرہ سی باز آدین اور
بری رسمیات کو کہو وین کفر والحاد سے خلق کو بچا دین ضرور دفع بدعات مین عیسائیونسی
مدد لین نکاح بیوہ از روئی قانون حکومت جاری کرین کہ انبیا و اولیا سی زیادہ کوئی اشرف
و اہل عزت نہین جناب امام زین العابدین نی اپنی والدہ شریفہ کا نکاح کر دیا اور جناب امیر
نی اپنی بی بی امامہ بنتِ زینب کا نکاح بعد اپنی مغیرہ سے اس طرح پڑہوا دیا کہ جناب امام حسنؑ
کو یہہ وصیت کر گئے جناب امام حسنؑ نی حسب وصیت عمل کیا اور اکثر بی بی امامہ کہجد ست مین
عقد نکاح ثانی جایا کرتی تہی گویا کہ ہم اس بابمین تو ڑنی منظور تہی حالانکہ بی بی امامہ بنتِ زینب
بنتِ رسول اللہ کی عمر اُن دنون پینتالیس ۴۵ برس سے ہرگز کم نہوگی اور دو تین فرزند اونکی

جوان اولاد علی تہی جو کربلا مین شہید ہوئی بس افسوس کہ ہم دعوای شرافت کرین کیا ان
بزرگون سے بہی ہم اشرف ہین توبہ توبہ افسوس افسوس باقی آپ کے ارشاد قریب قریب
خیالات بندہ ہین اور لائق قبول + آنا اہل السنتہ والجماعہ صحیح ہی کچہہ اسمین خرابی نہین
ہم شیعہ اب بہی یہہ کہتی ہین اس عبارت پر مولوی سید حامد حسین صاحب استقصا کا اصرار
ہی انکی نقل بہت قابل اعتماد ہے ہرگز جای شک نہین رسالہ تقیہ کے آخر مین جواب و
سوال دیکہہ لو رسالہ تقیہ مطبوعہ قبل غدر ہی بی شک اصلاح یک طرفی کا اثر بہت کم ہوگا
لیکن بفضلہ پہلی ہی طرفین بلکہ اطراف کے اصلاح کے دعاو انصاف پر نظر ہی میری رسائل
اکثر قلمی ہین انطباع کا مقدور نہین + رسالہ منع تبرا مین بہی روایات طرفین کی شکایت
ہے رسالہ عدم جواز سب و شتم سی تو اکثر سُنّی ناخوش ہین **دافع بدعات** کو بعض
سُنّی سخت بتلاتی ہین بہوپال سی یہہ کتابین اسی لحاظ سی واپس آئین کہ کسی رافضی کی
تصنیف ہین آپنی جو رقم فرمایا ہی کہ پاسداری و گریز از حق گناہ کبیرہ ہی واقعی یہہ صحیح ہی
جو السنتہ الیہا کری وہ بڑا خاطی ہی لیکن میننی جو لکہا وہ صحیح جانکر لکہا آپ کا مطلب نہین
سمجہا تہا جو آپنی مشکل تاویل کر کے اور گویا لگا کر سمجہایا البتہ سُنّیونکا محبت شیخین مین یہی
حال ہی: کل حزب بما لدیہم فرحون: بی شک جسقدر سنیونمین زیادہ تصنیفات ہین اوسیقدر
غلطیان بہی زیادہ ہین مگر علامہ ابن جوزی و ذہبی و مجد الدین فیروزابادی نی وہ
تحقیقات کی ہی کہ اب زیادہ حاجت نہین حدیث مین ہماری ہان کوئی کتاب ایسی نہین
کہ شروط مخصوصہ کے ساتہہ صحیح ہو بخلاف سُنّیان کہ صحاح ستہ ہین گو وہ شروط صحیح ہماری
نزدیک صحیح نہون پہر اوسکی بہی تصحیح عمل مین آئی صحیحین جمیدی تصنیف ہوئے

موطا اول قرار دیگئی بعض نی بخاری کو ترجیح دی بخاری اصح کتب بعد کتاب الباری
سمجہی گئی نہ مثل کتاب خدا اور نہ واقعی بلکہ بشرط صحت مقررہ اسمعیل بخاری اور وہ
اصح الکتب کہی گئی نہ فی الحقیقت سو بہ نسبت کتب حدیث دیگر وہ سنیونکی نزدیک
ایسی ہو تو کیا جائی اعتراض ہے علاوہ ازین سب کتب سی پہلی ہی اوسکی تصنیف کا
زمانہ سبہی مقدم حضرت صادق کے ذرا ہی بعد ہے حضرات شیعہ مین روایات منسوبہ
بائمہ بہت ہین اور اوسوقت کذب و تکرار و تعصب بہت پیدا ہوگیا تہا کیونکہ خورشید
نبوت کے غروب کو عرصہ ہوچکا تہا پہر اوسپر تقیہ راویان کا دنبالہ خیر کیا کہون یہہ باتین
بالمشافہہ عرض کیجاسکتی ہین اسکی سوا یہہ کہ جمعہ و جماعت وغیرہ امور ظاہری شعائر اسلام
جس سی شوکت یا نام اسلام باقی ہی وہ سنیونمین ابتک ہین بخلاف ہماری حضرات مومنین
کے کہ جو باتین جدید ہوا رنگ کی ہی وہ عجیب و غریب بارہ سہکر ایک محرم و مجالس تعزیہ مین
سو شاعرانہ جسکو دیکہتی ہی سمجہدار غیر مقلد آدمی ناک چڑہائی اسیواسطی فقیر چاہتا ہے
کہ ہماری شیعہ مین بہی شریعت ظاہر سے و اسلامیت روزانہ مروج ہو اذا انسی بدعت
غالیان دور ہو اور محبت اصلی یعنی اطاعت آئمہ عمل مین آوی کہ آئمہ فی جاانہہ تقیہ
وغیرہ شعائر اسلام ظاہری کو بہی نہین چہوڑا حالانکہ تا الائقونکو اپنی جگہہ منابر پر دیکہتی تہی
مگر اونکی پیچہی نماز پڑہتی تہی اور جمعہ و جماعت مین بہی سستی نکرتی تہی لکاج ہوگا ئین وہ سعی
کی کہ کیا کہون افسوس اب سنی تو ان پر عمل کرنی لگی اسیواسطے اہل السنت اپنی لئے
نام زیبا کرلیا اور ہماری حضرات کو ذرا غیرت نہین کہ ہم اپنی بزرگونکی رسم کو کیون معیوب
سمجہین کیون فعل خدیجہ لکبرے و فعل ام کلثوم بنت علیؑ کو مذموم قرار دین جناب من

زبانی باتین ولاف وگزاف محبت کافی نہین عملیات بھی ضرور ہین بغیر اسکی ظاہراً رونق
اسلام متصور نہین اگرچہ یکطرفہ اصلاح کا اثر کم ہو مگر یہہ بھی راست ہی کہ اپنی فرقہ کے
مولوی عالم کا کہنا بہت اثر رکھتا ہے دوسری کے کہنی سی آدمی برا مانتا ہی اصلی فقیر
اونہین کے مولویونسی اصلاح اوس فرقۂ سُنیہ کی اور اپنی فرقۂ شیعہ کے علماسی اس شرذمہ
قلیلہ کے درستے واصلاح کی امید رکھتا ہی سُنیون نی اپنا مذہب عام بہت درست کرلیا
اور کرتی جاتی ہین چنانچہ وہابی تو بہت تارک بدعات ہوگئی اگرچہ وہ مثل یہود قشرئے و ظاہر
پرست ہین مگر شرع ظاہر ہے باطن کی خبر خدا کو اونکی علما اکثر عرس وغیرہ کی تردید کرتی ہین
اور ہرگز شریک بدعات واسراف نہین ہوتی ہماری ہان علما ایسی شے ہی اچھی طرح نہین کرتی
اور روکتی تو کیا جناب نی لکھا ہی کہ علماہی اہلسنت ایک دوسریکو احمق وغیرہ کہتی ہین شیعون
میہ فضیحت نہین اجی جناب شیعونمین بھی سب کچھہ ہی من وسلوی مثنوی مفتی عباس میں فصل
مذمت اخباریان ملاحظہ فرمائی کہ اوس ہی سب قلعی کھل جائیگی ور دیباچہ روضۃ الاحکام
بھی دیکھین سوائی ازین اب بھی جا بجا پیش نماز ویمن وہ لڑائی ہی کہ معاذ اللہ مرشیون پر
لڑائی ہوتی ہی دبیرئے انیسوالے دو فرقہ مقرر ہوگئی یہان دہلی مین باقری جعفری دو فرقہ
ہوگئی فقط چند دنیاوی باتون کی سبب سی تکرار شری ایکطرف سی مذمت جعفریہ کی چھپنی
شروع ہوئی دوسری طرفسی سی تبرا ہونی لگا چونچو سہارنپور مین دو جمعہ پاس پاس ہوتی
ہین باہم بڑی بڑی تکرارین ہین یہ وہ کونسی زمین ہی جہان آسمان نہین بلکہ میری نزدیک اگر
کام کی بات تو شر سا نشستہ ہو سی بحث وتکرار ہو تو اس سکوت وخاموشی سی بہتر ہے سکوت سے
غلطیان بڑھتی جاتی ہین اور جمتی جاتی ہین اصلاح متصور نہین کمترین بعض رسائل اپنی

بھیج سکتا تھا مگر چونکہ جناب کو حال کی تحریرات پر توجہ نہین اصل ہی سے کام نکالنا چاہتی
ہین لہذا متوقع مسائل ہونے کمترین متاخرین کے علم سے متقدمین کیطرف سراغ لیجاتا ہے جناب والا اصل
سے اجتہاد فرماتی ہین اس سے خود رائی پیدا ہوتی ہے اور بہت محنت پڑتی ہے مجوز اپیل
وصاحبِ فیصلہ کو پہلی تجویز سابق دیکھہ لینی ضروری ہے شروع سے مقدمہ کی اصل کو ترتیب
دینا مشکل کام ہے خیر اپنی اپنی رائی ہے الغرض مجھہ مین آپ مین بہت کچھہ اتفاق و مناسبت
رائی ہے سبب یہہ بھی ہے کہ جیسے جناب مختلف علوم سے اور چند مذاہب سے ماہر ہین ویسا ہی مین
بھی ایسا ہی کچھہ جانتا ہے مولوی سید محمد صاحب اکبر آبادی بھی واقعی اسی رنگ کے ہین
اور جناب مرزا محمد علی بیگ صاحب اکبر آبادی بھی بالکل مطابق بلکہ ان باتون مین مقدم ہین
ہونگے سید عنائت علی صاحب ساماتی کے جو آپنی تعریف لکھی ہے تعجب ہے شاید جناب
کو کلی آگاہی نہین بیشک بغیر صحبت ایک دو ایک ملاقات سے ہی حال نہین ظاہر ہوتا ہے
مولوی سید چراغ شاہ صاحب مدرس بہاولپور ایک ذرا آپکی رائی سے علحدہ ہین شاید
خط وکتابت سے بالکل موافق ہو جائین آپنے جو لکھا ہے کہ خانصاحب کو آپ پر ترجیح ہے
حضرت بیشک اونکو کیا مجھپر تو سبکو ترجیح ہے اور خانصاحب تو اصلاح تسنن بلکہ
اسلام مین ایک بڑا شخص ہے لیکن وہ رقیت کو اصل سے باطل کیا چاہتے ہین اسلئی رقیت
حضرت شہربانو کو نہین مانتے مگر مین تو دو تین اوجہ جواب درباب جوازِ تصرف حضرت شہربانو
رکھتا ہون اول یہہ کہ چونکہ وہ غزوات بمشورہ جناب امیر تھے لہذا جائز تھے اور تصرف
بھی جائز ہوا دوسرے اصل مالک خلافت کو اوسکی امور مین تصرف بالاولی جائز ہے
تیسرے ہدیہ کافر کا ہی جائز ہے چنانچہ ماریہ قبطیہ ایک بادشاہ سابق کی حضرت کے

پاس بطور کنیزک بھیجی حضرت نے تصرف کیا اولاد پیدا ہوئی اور نکاح شہربانو بھی ہو تو مضائقہ
نہین غرض کسیطرح وطی ناجائز نہین ثابت ہوتی خواہ خلافت صحیح ہو یا نہین ؁
سوال آنحضرتؐ کی بشارت صحیح الاشارت سب سے عمدہ و صریح واضح الدلالت کونسی ہے
جواب فارقلیط کی بشارت بہت صحیح و صریح ہے حتی کہ (علمہ) کی بشارت بھی جناب
مسیح کی نسبت ایسی ظاہر نہین کیونکہ یہودی کہتے ہین کہ علمہ جوان عورت کو کہتے ہین
کنواری باکرہ کو نہین بولتے دوسرے حضرت مسیح سے چار برس پہلے یہہ پیشین گوئی ہوئی تھی
سو اوسوقت مین ایک عورت جوان باکرہ شاہزادی ایسی حاملہ تھی اُسکے حمل کی بابت یہہ
اطلاع دی گئی بخلاف فارقلیط کہ صاف ترجمہ اسکا احمد بصیغہ تفضیل ہے اور قرآن شریف
مین یہہ آیا ہے کہ جناب مسیح نے فرمایا میرے بعد احمد نامے آویگا محمد نہ کہا اگرچہ اسکے معنی بھی
قریب احمد ہین مگر جسطرح فارقلیط اسم تفضیل ہے اسیطور احمد تفضیل کا صیغہ ہے اور
یہہ پیشین گوئی ایسے موقع و وقت پر کہی گئی جو مناسب پیشین گوئی و وصیت و نصیحت
کے ہوتا ہے یعنی جناب مسیح بن مریم نے آخری وقت مین صلیب و گرفتاری سے پہلے یہہ خبر دی
اور آنحضرت کا اسم مبارک محمد و احمد ہونا کمال تعجب کی بات ہے بے شک یہہ حسن اتفاق خدا
کی طرف سے ہے اگر نام کیصورت آنحضرتؐ کی خاندان مین بلکہ عرب مین بھی پہلے نہ تھی بعد کو
بکثرت ہوئی آنحضرت کے اجداد مین ایسے نام ہے نہوتی تھی بلکہ زمانہ جاہلیت کی نام سختی و
جہالت مین مشہور ہین مگر آنجناب کی والدین کے نام نامی البتہ عجیب و غریب مسلمانونکی سے
ہین یعنی عبد اللہ و آمنہ یہہ بھی ایک عجیب کرامت آمیز بات ہے اور یہہ شبہہ باطل ہے

کہ آنحضرت نی انجیل دیکھہ کر قرآن مین یہہ پیشین گوئی بنام احمد لکہی کیونکہ معاذ اللہ اگر وہ جعل
کرتی تو احمد کی جگہہ محمد فرماتی تاکہ بخوبی تصریح ہوسکتی آنحضرت سی پہلی جو لوگون نی فارقلیط ہونیکا دعوی
کیا باوجود علم و ہوشیاری کی اُنسی یہہ دعوی نہ چلا ہرگز اُنسی نام کی مطابقت نہو سکی پس
آنحضرت خالص عرب بلکہ نصاری سی اجنبی کیسی یہہ دعوی بیمدد حق پورا کر سکتی تہی باقی
تقریرین کتب کلامیہ اسلام و عیسائی مین دیکہو خاصکر حمایت الاسلام مطبوعہ بریلی مین ؛؛
سوال کیا یہہ بشارت تمثیل موسوی سے بہی زیادہ چسپان ہی ؟ جواب ہان بیشک تمثیلات
موسوی کی خبر اگرچہ بموجب قول ضعیف یہود حضرت یوشع بن نون کے کچہہ مناسب حال ہے اور
یوشع بن نون مثل موسی بن عمران صاحب کتاب نہین بلکہ تابع شریعت
موسوی بموجب توریت تہے مگر آنحضرت سی مناسبت زیادہ تر رکہتی ہی کیونکہ قطع نظر رعایت پیشین گوئی
تمثیل موسوی کی جابجا آنحضرت مین جناب موسی سی مناسبت ہی اور قرآن شریف مین بہی
ہی کہ ای بنی عرب ہمنی تمہکو ایسا پیغمبر بہیجا ہی جیسا فرعون کی پاس رسول بہیجا تہا بالجملہ حضرت عیسی
کے بعد کوئی ایسا ہوا ہی نہو جسپر فارقلیط کی پیشین گوئی پوری ہوسکتی ہو یہہ بشارت مع اپنی تمام فقرات
کی جناب محمدی انصاب ہی پر تمام ہوتی ہی جناب مسیح بتاکید یہہ وصیت کر فرماگئی یہہ فقط خبر نہین
بلکہ وصیت و حکم واجب الادا ہی اس بشارت مین ایک فقرہ ہی بمضمون آیہ وما ینطق عن الہوی
ان ہو الا وحی یوحی + یہہ بیشک حضرت کی شان ہی جتنے کہ بعینہ الفاظ وحی قرآن شریف کے
بدستور بیان فرمائی جواب تلک مین کیا ذکر ہی کہ عظیم کی جگہہ کریم کا نسخہ بہی ہو یا لاجنّدی ولا

صلّی کی عوض کسی کلام مجید مین مَا صَدَّقَ وَ مَا صَلّیٰ کا بہی اختلاف نسخ ہو ہان قاریون نے
متفرق لہجہ سی تو قرآن شریف کو پڑہا ہی جیسا مَالِکِ یا مَلِکِ سو اسکا کچھ مضائقہ نہین + مثلا
سم کو کوئی چوالیس بولی کوئی چوتالیس + یا جیسی بالفرض دہلی کی پنجابی اا کو بارہ کہتی ہین
ایسا ہی کاادا کرنیوالا کون ہوا ہی اسیواسطی بروایت مولوی عبد العزیز صاحب حیدرآبادی
لکہنوی کی جناب مولوی رحمۃ اللہ صاحب رحمہ اللہ صاحب اعجاز عیسوی نی آنحضرت کو یہہ
کہتی ہوئی خواب مین دیکہا کہ عیسائی کیون میرا انکار کرتی ہین حالانکہ تیرہوین آیت مین میری
بشارت بالتصریح ہی جب مولوی عبد العزیز صاحب مکہ معظمہ سی ہندوستان مین آئی تو دہلی
مین بہر سر بازار وعظ اسلام ہو رہا تہا جو مولویصاحب نی مولوی عبد المجید صاحب کی زبانسی
یہہ سنا کہ ۱۶ باب یوحنا ۱۳ ورس مین ہی کہ وہ فارقلیط اپنی طرف سی کچہہ نہ کہیگا بلکہ جو سنا ہے
وہ بیان کریگا تب انکو مولوی رحمۃ اللہ صاحب کی تعبیر خواب یاد آئی اور یہہ خواب اخبار
مہر درخشان مین بہی مطبوع ہوا مگر فقیر کی دلیین چند سال سی یہہ مضمون ہی کہ یہہ بشارت
واجب الاطاعت بطور وصیت نہایت صریح ہی اور جعل کا وہم بالکل غلط ولغو ہو اہل انصاف
کبہی قبول نفرمائینگی اور زیادہ تر یہہ کہ بعد جناب مسیح سات آٹہہ مدعی فارقلیطا ہوئی مگر آخر کو
اصل فارقلیط کی بعد سی کوئی مدعی فارقلیط پہر نہوا گویا یہہ وعدہ آنجناب کا پورا ہوگیا اب
کوئی ایسا نیا آنیوالا نرہا + خدا عیسائیونکو یہہ انصاف دی کہ انکار فارقلیط سی باز آوین اور
مسلمانونکو بہی خدا تعالی حسن سلوک کی توفیق دی اور نیک اعمال کی ہمت بخشی اور یہہ جو
عیسائی کہتی ہین کہ فارقلیط سی مراد روح القدس ہی جو بعد جناب مسیح سات روز یا پچاس دن

بہیجی حوارئین پر نازل ہوئی کہ وہ سب روح القدس سی بہر گئی اور مختلف زبانین بولنی لگی اور
یہہ کرامت حاصل کرکے وہ وعظ وہدائت کی لئی مختلف ملکونین پہرنی لگی یہہ اونکی تاویل دو دلیل
سے صحیح نہین معلوم ہوتی (۱) تو یہہ کہ روح القدس یعنی فارقلیط کہین کتاب سماوی مین نہین
آیا بلکہ اور دیگر الفاظ بجائی روح القدس آئی ہین (۲) دوسرے جب وہ روح بعد چند روز مسیح
کی حوارئین پر نازل ہوئی اور آگ کی چنگاریان اُڑتی لگین یا پتنگی اُڑتی ہوئی یا شعلی روشن
معلوم ہوئی وہان اس صورت روح کی لئی فارقلیط کا لفظ نہین آیا چاہئی تہا کہ پر ضرور یہان
مذکور ہوتا کہ حسب وعدہ وہ فارقلیط موعود حوارئین پر نازل ہوئی اگرچہ بعض عیسائیون نے
اس لفظ مین تحریف بہی کرنی چاہئی مگر پوری نہ چلی دیکہو روح قدس تو شروع جناب مسیح کی ساتہہ
تہی اور اناجیل مین مسطور ہی کہ حوارئین بہی چند بار حین حیات جناب مسیح مین مؤید بروح القدس
ہوئی پہر یہہ فرمانا جناب مسیح کا کہ مین باپ کی پاس جاتا ہون فارقلیط آویگا جب تک مین نہ جاؤن
وہ نہین آسکتا یہہ سب بیان چاہتا ہی کہ وہ نبی رسول اولوالعزم صاحب کتاب ہوگا وہ اپنی
طرف سی کچہہ نہ کہیگا یہہ صفت بہی روح القدس پر صادق نہین آتی غرض تمام بیان اس بشارت
کا مقتضی اسکا ہی کہ فارقلیط سی مراد نبی اسلام سی ہی (۳) جسطرح عیسائی لوگ لفظ توریت
وانجیل کو مدح وستایش کے ساتہہ قرآن شریف مین دیکہکر اپنی تمام کتب تواریخ تورات واناجیل
اربعہ وناصحات وغیرہ کی تصدیق سمجہتی اور مسلمانون سے اُلجہتی ہین اس طور سی تو وہ یہہ بہی کہین
کہ تمام کتب ابراہیم واسحاق وصحف اسمٰعیل بہی جنکا ذکر قرآن مین ہی ضرور آنحضرت کی عہد تک
موجود ہونگی تب ہی تو آن کتب انبیا وصحف ابراہیم کا حوالہ دیا پس مسلمانون نی اونہین کہو دیا

انہون نے براے تصدیق قرآن مجید کیون بحفاظت ان دستاویزات کو نہ رکہا لہذا ہم مسلمان
کہتے ہین کہ ہرگز قرآن شریف سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ ضرور وہ کتب سابقہ و صحف ابراہیم و
اسمعیل ع ہدکر امت آنحضرت تک بعینہ صحیح و سالم موجود تہی بلکہ فقط کچہہ تورات اصلی کے صحیفے
چند اوراق پر لکہی ہوئی تہی جو خلیفہ دوم لائے تہے یا انجیل متی شاید مگر وہ بہی ناقص و شرح و متن
مخلوط ـ غرض ایسی معدوم و کمیاب کتابون پر حوالہ دینے کا یہہ سبب ہے کہ اول تو حوالے خاص
خاص باب مین بطور حجت و دلیل کے مناظرانہ دئے ہین اُن حوالونسے ساری بیبل مروجہ حال کے
تصدیق سمجہنی نہایت بعید ہے یا محرف کتب یا ناقص و غلط دستاویزات سے کیا اپنا مطلب طرفثانی
نہین ثابت کیا کرتا حالانکہ ساری دستاویز کو نہین مانتا در جعلی بتاتا ہے مگر بطور معارضہ دشمن کو
ایسی دلائل سے چپ کرایا کرتے ہین چنانچہ حضرت مسیح نے بہی ایسا کیا ہے افسوس کہ پادری صاحب لوگ
اس بات کو نہین جانتے ہون ہم مسلمان تمام بائبل کو سب حرف بحرف کرکے بالکل نقطہ نقطہ غلط تو نہین
بتاتے بلکہ اوسمین اگر قول خدا و رسول کو جو وحی معلوم ہوتا ہے قبول کرتے ہین یہہ حوالہ دیتے ہین کیا
خرابی ہے (٢) جن باتونکا حوالہ قرآن شریف مین کتب سابقہ پر دیا ہے وہ باتین انبیا کیطرف
منسوب یہود و نصاری مین ازروے مذہب مشہور تہین پس حوالہ بہیجا ہوا مثلاً یہہ کہ پوچہہ لو
اہلکتاب سے کہ نبی سب انسان ہوتے آئے ہین یا یہہ کہ ایک کا بوجہہ دوسرا نہ اوٹہاویگا یا یہہ کہ
آخرة بہتر و باقی ہے یہہ سب صحف سابقہ و صحف ابراہیم و موسی مین ہے اس سے ہرگز ثابت نہین
ہوتا کہ یہہ صحف سابقہ اوسوقت مکتوب درست و صحیح بے تحریف آنحضرت کی پاس یا مکہ مدینہ تمام جہان

ہین موجود تہی بلکہ توراتِ موسٰی سی جسقدر اوسوقت عرب وغیرہ مین موجود تہی یہہ باتین ثابت اور علماء یہود ونصاریٰ مین مشہور تہین کہ اقوال انبیا یہہ ہین (٣) بالفرض والتقدیر نہایت غور تہی سی آخر کو ہم یہہ مان بہی لین کہ بائبل مصدقہ ومروجہ حال درست وصحیح ہی تب بہی کچہہ اشکال مسلمانونپر لازم نہین آتا عند التحقیق انصاف کی ساتہہ ہم بخوبی قرآن کو اسی حوالہ بائبل سے ثابت کردینگی اور کوئی ایسا مضمون نہین جو ذرا غور وتامل وفکر سی بشرط عدالت باہم منافی وضد ہو بشارت فارقلیط کے لئی کتاب انجیل یوحنا کافی ہی مجازی موت جناب مسیح بالفرض قرآن کی خلاف نہین بلکہ مراد یہہ ہوگی کہ جناب مسیح مثل سائر شہدا حقیقے مردہ ومقتول ومصلوب نہین ہوئی اور بسبب اذیت وتکلیف دنیاوی کی وہ ہماری شفیع اور کفارہ مومنین ہونگی تثلیث صریح وصحیح طور پر کسی انجیل سی ثابت نہین یہہ فقرہ کہ تین آسمان پر ہین اور تین زمین پر باقرار علماء پادریان قدیم نسخونمین نہین اور تسپر بہی اسکی معنی یہہ ہوسکتی ہین کہ خداتعالیٰ وروح القدس وجناب مسیح کا منشا ومرضی واحکام ایک ہین کچہہ فرق واختلاف نہین چلو فیصلہ ہوچکا تعلیم روحانی بیشک عمدہ ہی مگر شروع مین تعلیم جسمانی مقدم وضروری ہی یعنے مجازی اول اور حقیقے بعد ازان غرض صلح وآشتی مین تو سب کچہہ صورت اتفاق پیدا ہوسکتی ہین بشرطیکہ انصاف ہو جنگ وفساد وعداوت مین بجز نقصان جانبین کچہہ نیکی مقصود نہین آئندہ تم جانو

مذہبِ اسلام کی خوبیان

اول بڑی عمدہ خوبی یہہ کہ سب سی زیادہ اسی مذہب نی خالقِ واحد کو منوایا وسمجہایا اور شرک کو دور کیا اور عجب طرح سی خدا کی عمدہ تعریف کی کہ جہان مین موحد مشہور ہا ہے

دوم بانی مذہب کی لائی ہوئی کتاب متواتر اللفظ اسلام ہی مین بکثرت پائی جاتی ہے اور
کسی مذہب مین اسطرح نہین انصاف شرط ہی سوم جبکہ تمام نبی اسرائیل کی پیغمبر ہدایت
کرچکے کہ حضرت مسیح کی تعلیم بھی زمانہ تاریکی مین پوشیدہ ہوگئی تو سب سی آخر مسلمانون کے
نبی نی خاتم النبیین ہونی کی قید اسی اوٹھکر تعلیم دی کہ بعد اوسکی کسی ہادی یا معلم نی ابتک الہیات دعوی
نکیا فقط الہام کا نام نہ لیا اور نہ آئندہ امید گویا حاجت ہی کسی اور نبی یا الہام کی نرہی چہارم
اسلام نی دنیا کی قدیمی مذہبونکو درست کیا اور یہود و نصاریٰ و ہنود کو بہت راہ پر لایا بت پرستی
کو چہڑوایا اور بہت غلط باتون اور مضر رسمونکو باطل ٹہرایا و موقوف کرایا پنجم چونکہ مذہب
عیسائی اہلکتاب کا اس مذہب یعنی اسلام کے قریب قریب تہا اوسکی فقط اصلاح کی اور یہود
کو بالکل حرف غلط کیطرح مٹا دیا اس سی اسلام کی راستی و منصفی ظاہر ہے ششم تباہی یہود
کی پیشین گوئی اور حضرت عیسیٰ کی بد دعا اونکی حقمین آنحضرت کے ہات سی ظاہر ہوئی ہفتم سب
سے بعد اس آخری زمانہ کی شروع مین اسلام ہی نی پہلی تعلیم و تہذیب کو دنیا مین از سر نو
پہیلانا شروع کیا گویا مذہب اسلام سب سی پیچھے ہے اور روشنی تازہ حال مین سب مذاہب سے
اول ہی اسی مذہب نی پرانی حماقت دنیا کو کہویا اور نئی تہذیب کی اول بنیاد رکہی لوتہر کو
اسی تعلیم سے عقل آئی غرض ابتک مذہب ہی بہتونکو اپنی فیض سی خالی نرکہا فقط ایک
خدا کی پرستش کا سچا خیال بہتونکی دلمین قران ہی کی تعلیم سی آیا ہشتم اسلام مین
نجات کی بابت ایسا عمدہ انصاف ہی کہ نہ اوسمین جہوٹی بہشت نہ کسی کا کفارہ نہ بیجا شفاعت
کسی پیر پیغمبر آدمی یا فرشتہ کی بیشک خدا کی ذات کی لائق اور اوسکی صفات پسندیدہ کی
قابل یہہ ہی بات ہی کہ دوسری کو اوسکی خاص باتونمین مطلق دخل نہو تا لہ اوس صمد ازل کا

اختیار کامل علے الاطلاق ہو (۹) اگرچہ تیرہوین صدی ہجری کے شروع سے
یوروپ کی روشنے اور ملکون مین بہی پرتوفگن ہونی لگی اور تقریباً ایک ہزار برس بعد حکیم کلمبس ـ
بہی امریکہ مین پہونچا مگر اس سب نئی ترقی کی بنیاد کا پتھر اول مسلمانون ہی نی یوروپ مین
جاکر رکہا اور اسپین تک یہہ تعلیم دی + زمانہ جاہلیت و عہد تاریکی کو جو یوروپ مین پانسو
برس بلکہ شروع سی چہار رہا تہا اوس اندہیر کو پہلی مسلمانون ہی نی کچہہ رفع دفع کیا حالانکہ ابتدائے
آفرینش سے اس ملک جزائر مغربیہ مین ایسا نور ظاہر نہوا تہا ہان چونکہ عیسائیون کے مسلمانون کا
ساتہہ چولی دامن کا سا ہی البتہ عیسائیون نی مسلمانون سی دو حرف اصول کے سیکہکر
غرض حروف فروع کی ایسی نکالی کہ ترقی دنیاوی مین اوستاد ہوئے (۱۰) مسلمانون
کی صرف دس گیارہ سال کی تعلیم الہامی کا یہہ اثر بی شک کمال تعجب و حیرت ظاہر کرتا ہے
اور اسطرح پیر بی ضرب توپ و تفنگ و بی ایجاد آلات و بغیر مطبع اسقدر جلد ترقی و اشاعت
قرآن و حمایت اہل کتاب و تصدیق الہام سابق یہہ سب باتین اسلام کی سچائی کی دلیل
ہین + تلک عشرۃ کاملۃ (۱۱) اسلام سوائی مشرکون کے کسی کا دشمن نہین کسی بندہ
کو بعد اقرار توحید قطعی وعدہ عذاب کا نہین دیتا + تمام الہامی سلسلہ بنی اسرائیل کو صریحاً مانتا ہے
اور آدم صفی تا اینندم بلکہ تا نزول جناب مسیح سب پیغمبرون اور اونکی الہام مندرجہ کتب کو اور
پہلی کعبہ یعنے بیت المقدس کو صحیح جانتا مانتا ہی اور باقی ہر ایک قوم و فرقہ کی لئی ایک ہادی
بہیجا گذر چکا بتلاتا ہے اور کسی مذہب کے نبی یا امام کی تکذیب صریح نہین کرتا بلکہ بجز کفر

و بت پرستی کی جس سے انکار خدائی خالق لازم آتا ہی یا شرک جس سی اُس واحد یگانہ
کی یکتائی و وحدانیت مین فرق آتا ہی باقی فرقہ یہود و ہنود کو ہی بالکل باطل و غلط نہین
بتاتا بلکہ ایسی فرقونکو بدعات و ایجادات کا الزام دیتا ہی لہذا بخوبی عمدگی و راستی و بی تعصبی
اس فرقہ اسلامیہ کی دراصل ظاہر ہوتی ہی گو اوسکی تعلیم و تعمیل اب ویسی نہ رہی ہو جیسی اونکی
قرآنین بکثرت متواتر متفق اللفظ آجکی دن تک موجود ہے (۱۲) آخری زمانہ کے
موافق اکثر مذاہب مین کچھ کچھ بطور پیشین گوئی مذکور و مسطور ہی لیکن عیسائی و مسلمانونکا
ایکطرح کا اُن باتونمین اتفاق ہی کیونکہ ان دونو مذہبون کے بزرگون کا ایک ساتھہ ہونا
مشہور ہی اس سلوک و معاونت باہمی سی ہی اسلام اور عیسائی مذہب کا ساتھہ پایا جاتا ہی
کہ اونمین ایک دوسریکا مددگار اکثر رہا ہے اور تا قیامت رہیگا اور ایک دوسریکی ترقی کا
باعث ہوگا اس بات کو اسلام ہی بی تعصب تصدیق کرتا ہی اس سی راستی اسلام کی منصف
غیر متعصب کی نزدیک ظاہر ہو سکتی ہی (۱۳) جسطرح اسلام اس توراۃ و انجیل الہامی
کی تصدیق کرتا ہے جو زبان زد خلائق تھی اور اونہین کتب قدیمہ مین بطور قول خدا اور رسولؐ
پائی جاتی ہی + اور الہامی مقولہ مثل پہاڑی وعظ بشرط انصاف صاف جدا معلوم ہوتا ہی
اسیطرح شریعت اسلامی مندرجہ قرآن اون دونو شریعت کی بیچ بیچ ہی اور فرقان دونو
کتاب توراۃ و انجیل کا درمیانی متوسط ہی گویا جسمانی و روحانی تعلیم کا جامع ہی ان اوصاف
جیسے ہی صاف اسلام کی خوبی پائی جاتی ہے (۱۴) اگرچہ سلاطین عیسائے کو

عدت سی ترقی ہی اور بہ سبب ایجاد مطبع و انعقاد محافل سنوری اشاعت بائبل مین ظاہر
طور پر بہت کچھہ کوشش ہو رہی ہے لیکن تسپر بہی اسلام کو کچھہ تنزل دینی نہین ہے مذہبی باتین
بدستور قائم و جاری ہین اور قرآن ہرگز اب بہی دنیا مین انجیل سی کم رائج نہین اور قبل صنعت
چہاپہ تو کہین زیادہ نسخے قرآن شریف کے بہ نسبت بائبل جہان پائی جاتی ہی اور لاکہون
حافظ موجود ہین اور اب بہی اسلام کی آنکہہ مذہبی امور اور اپنی سچائی کی دلائل مین ہرگز
عیسائیونسی نہین جہپکتے + اس سی معلوم ہوا کہ اسلام اپنی ہم چشمونمین بہی لائق فائق ہے
جہانین اتبک بہی کم نہین اور شرک و الحاد کا دشمن ہی + بخلاف اور مذہبونکی کہ ہنوز ہی
کفر نہ گئی (۱۵) ایک نئی طرحسی دلیل لایا ہون کہ تمام فرقی اہلکتاب بلکہ اکثر ہنود بہی
مذہب اسلامی کو اپنی سوا اورون سی اچہا بتاتی ہین پس باقرار ہریک کے اسلام سب مذہبونسی
دوم درجہ پر تو ضرور رہا یہہ بہی اسکے حقیت کی ایک وجہہ ہی (۱۶) مذہب اسلام
باوجود علیحدگی کتاب و علیحدگی نبی اسقدر عمدہ و عزیز ہی کہ عیسائی فرقی بہی اسی ایکدوسرے
سے بہتر کہتی اور جانتی ہین مثلا بڑا مدعی صحت فرقہ پروٹسٹنٹ اسلام کو رومن کیتہلک
سی بیشک بہتر کہتا ہی اور فرقہ یونی ٹیرین اسلام کو پروٹسٹنٹ سی افضل جانتا ہی فرقہ یونی ٹیرین
کو سب عیسائی اد نا اسلام کہتی ہین اس آپسکی گفتگو سی بہی اسلام کی عمدگی پائی جاتی ہی (۱۷)
باوجود اصلاح لوتہر وغیرہ و سعی و کوشش دیگران ہنوز پروٹسٹنٹ مذہب کو بہی ترقی
نہوئی چنانچہ نصف ساتوان حصہ رومن کیتہلک کا ہین پس یہہ عدم ترقی اسی سبب سی ہی

کہ ابھی تک حق حق اس فرقہ جدید مین بھی نہین آیا تثلیث و ابنیت و کفارہ کا عیب باقی
ہی بلکہ تینون اصول خالی از خلجان نہین کہ ہر ایک کی خاطر مین مثل خار ہی (۱۸)
اہل یوروپ کو قومی و علمی و کسبی و ہنری ترقی سب کچھہ حاصل ہی مگر مذہبی اثر سبکو الحاد
کیطرف لایا ہی لہذا پروٹسٹنٹ مذہب بھی ہدائت کی لئی پورا اچھا نہین ورنہ یہہ نتیجہ
باطنی کا حاصل نہوتا آخر اسلام ہی اُس سے تا اینوقت از راہ دین کم نہین رہا (۱۹)
اس مذہب کی سادگی اور نبی اسلام کا سیدہا سادا چلن باوصف نو دس ازواج بیوہ و ضعیف
و بی بی عائشہ و بی بی زینب کی قابل تعجب ہی گویا اس نبی نی حد کی درجہ کی دینداری خانہ داری
سکہائی ہے اور علم تدابیر منازل مین ایسی بی سر و سامانی کی ساتھہ نہائت مشکل امتحان دیا اور
دکہا دیا کہ مرد ایسا کرتی ہین کہ باوجود اتنی بی بیون اور ایسی ازواج مختلف العمر کی یون معاملات
خانہ داری باہم رکہتی ہین افزایش اولاد مقصود تہی نہ دنیاوی لذت بی بی زینب کو بعد عائشہ
و حفصہ کی بیوی بنایا اور ان دونونکی پدر یعنی خلیفہ اول و دوم کا اس باب مین کچھہ خیال نہ کیا اور بی بی
عائشہ و زینب وغیرہ کی بعد بی بی ام سلمہ سال خوردہ سی نکاح کیا ان باتونسی نبی اسلام کا صبر و
تحمل و استقلال ظاہر ہی (۲۰) نبی اسلام کا عہد عجیب حسن نیت و نیک کرداری کی ساتھہ تھا
کہ ہر قوم ایک مختصر انتظام سے بخوبی امن چین رہا (۲۱) نبی اسلام کی شوکت ظاہری و
سلطنت تو مثل سلیمان و یوسف وغیرہ کی تہی اور باطنی باتین درویشانہ مثل زکریا و اسمعیل و ابراہیم
لیکن ظاہری و باطنی بزرگیان اونمین جمع تہین اور دونو طرحکا امتحان امیری و فقیری کا آنحضرت

نی خوب پاس کیا اسیواسطہ مسلمانون مین ابتک مذہب ابراہیمی و اسمعیلی کی اندازپائی جاتی ہین
(۲۲) بنی اسلام کا یہہ قول کہ جو ایک خدا کو مانیگا وہ جنت مین داخل ہوگا اسکی تصدیق کی ٹی
دلیل کافی ہی (۲۳) کلمہ اسلامی کا اول فقرہ جسنے تمام جہان مین توحید کی دہوم ڈال رکہی ہی
وہ ہی اس مذہب کی دستاویز پر راستی کی مہر ہے + (۲۴) اسلام مین تخم انسانی کا ضائع
کرنا بڑا گناہ سمجہا گیا ہی اسیواسطہ رہبانیت و شادی نکرنا برا ہی اور چند نکاح ہی بشرط عدالت
اسیواسطی جائز رکہی ہین تاکہ اولاد بہت ہو اور نطفہ خراب نجائی + اگرچہ مرد پر چند نکاح کرنی مین
مشکلین واقع ہون + اور عیش حاصل نہو + کیونکہ بڑا مقصد شہوت و نکاح سی پیدائش اولاد ہی (۲۵)
اسلام مین عورت کو بہت آسانی رکہی ہی + مہر مقرر ہی + خوراک و پوشاک سب طیار مرد کی ذمہ ہے
زنا کی ثبوت کی صورتین بہت دشوار ہین + قذف یعنی عورت پر تہمت دہرنیکی ٹی حد جاری
ہوتی ہی (۲۶) اسراف یعنی فضولی خرچ کی نہائت مذمت ہی حتی کہ فرمایا مسرفونکو خدا دوست
نہین رکہتا قرآن شریف مین ہی کہ فضول خرچ لوگ شیطان کے بہائی ہین بہت عیش و عشرت
بیجا کی برائی اور ہمدردی انسان و برادران ایمانی کی تعریف جابجا مذکور ہی (۲۷) قرض حسنہ
کی وہ تعریف و تاکید کہ جسنی قرض حسنہ دیا گویا خدا کو دیا اسلئے سود کو حرام کیا کیونکہ حلت سود مین
آرام طلبی و بیدردی متصور تہی (۲۸) عورت کو بغیر اوسکی مرضی کے طلاق کو ابغض مباحات
بتایا مگر اوسکی رضا سی خلع کو جائز و درست رکہا یہہ آزادی عیسائی مذہب مین بہی نہین +
(۲۹) نہائت سادگی یہان تک کہ چاندی سونیکی برتن نادرست عمارات جاندی بنانا

لگانا برا + مردونکو سونا پہننا اور لباس ریشمین ناجائز + عمارت بلند مکروہ حتی کہ مساجد و خانہ کعبہ

کی زینت بہی مکروہ ہی (۳۰) معقول پردہ داری جو عورتونکو عقلاً سزاوار ہی جسمین مرد و عورت

کی عزت دارین ہی + اور حیا و شرم کا باعث ہی اور تعلیم عصمت ایسی عمدہ طرح سی ہی کہ عصمت

جبلت مین داخل ہوجاتی ہی مرد و عورت طرفین کو تکلیف و بدگمانی نہین ہوتی + اولاد کا یقین

ہوتا ہی + بدکاری مرد و عورت کی جلد کہل جاتی ہی + غرض پردہ داری شرعی ایسی عمدہ روک و

نقاب حسن ہی کہ ہندو وغیرہ غیر قومون نی بہی مسلمانون کو دیکہکر یہی خصلت اختیار کی +

غرض شرع مین جو باتین سنجوبی صحیح طور پر ثابت ہین ان مین نہائت غور سی دیکہو تو وہ بہت

عمدہ مصلحت آمیز + آخر کو مفید متوسط ہین نہ ایسی قید کہ انسان تکلیف پاوی نہ ایسی آزادی

کہ بندہ آسمان پر چڑہ جاوی اور دوسرونکی امن مین خلل آوی + نہ مضر عیش و عشرت کو جائز رکہا نہ

مناسب زندگانی کو حرام کیا + نہ زیادہ نہ کم + بیچ کی راس سب باتین مسلّم + اتلاف ذرہ کا بہی

روا نرکہا + رسوم زائد کا نام نہین + بہت تہوار ونکا کام نہین + اور وہ بہی نہائت سیدہی سادی

نہ آتشبازی نہ انار + نہ ڈہول نہ تاشہ + نہ کوئی بیجا دل لگی کی لئی باجا گاجا + نہ ناچ رنگ + کیونکہ

یہہ سب فضول و بدکاری کی اصل ہی + بالجملہ تمام امور خانہ و سامان سواری و شکاری نہائت

سادہ و ضروری رکہی ہین ان سبکی عوض امور خیر مین خرچ بتایا ہی زکواۃ واجب فرمائی ہے +

اوسکی خرچ متفرق بتائی + مساکین و یتیم و بیوہ و مسافر و باندی و غلام وغیرہ کی پرورش و آزادی

کے لئی تاکید کی یعنی اس قسم کی احکام متوسط و مشرح جیسی قرآن شریف مین ہین غیر کلام اللہ

مین بنائی + توراتِ مقدس موسٰی مین جسمانی اعمال اور انجیل شریف عیسوی مین روحانی تعلیم
ہی تو قرآن شریف مین جو وحی کلامی ہی دونو طرح کی تعلیم موجود ہی دنیا بتائی تو اتنی بتلائی کہ
جسمین تکلیف و تکلف نہو + ایمان سلامت رکہنا مشکل نہ پڑی دنیا کی محبت بہت پیچہی نہ لگی
دین سکہلایا تو ایسا کہ ظاہر قیدین اوسمین بہت نہون + تکلیف حسب وسعت دی حرج و
نقصان کو دور کیا آسانی بخشی تنگی کہوئی + بدگوئی کو مطلق منع فرمایا + غیبت کو حرام کیا ؛؛
وصیت حق و نصیحت صبر کی تاکید فرمائی + تمسک و دستاویز کا لکہنا قرآن شریف ہی نی صحیح
سکہلایا + حقوق والدین و مرد و عورت جسطرح مصرح اسلام مین ہین ویسی کہین نہین ہین + باندی
غلام و عورت کی آزادی کی بنا پہلی دنیا مین شرع محمدی ہی نی ڈالی تہی غور سی دیکہو تو نہی اسلام نی باوجود
سکونتِ عرب بڑی بڑی کام کئی + عورتونکی تعداد بہ نسبت سابق بہت کم کی بلکہ سچ پوچہو
تو ایک ہی بی بی کا حکم دیا + مگر درصورت حفظ عدالت چار بی بی تک ہی جائز رکہین تاکہ اولاد
زیادہ ہو اور انسان کا تخم ضائع نجائی + عورت بطور خلع تمام عمر مین دس بیس شوہر کر سکتی ہی اور
طلاق گو درصورت ناراضی عورت ابغض مباحات یعنی بدتر ہی لیکن پہر اوسمین دونو میان
بیوی کی نفس کا بچاؤ ہی اور بلحاظ عدہ شراکت نطفہ کا بہی وہم نہین ہی + اولاد کی تمیز سمجہ بہی
رہتی ہی یہ آزادی عورتکی کسی مذہب مین نہین + غیرت جاہلانہ کی شریعت اسلامی
نی بالکل جڑ کہود کر پہینکدی ہی + سوائی قصاص جو علانیہ ہوتا ہی کسی حالت مین قتل درست
نہ کہا + کسیکو حکم نہین کہ خود اپنا انتقام اپنی رائی سی لی بلکہ حکم ہی کہ قاضی شرع کی ہان

رجوع کریں اور حاکم شرع سے انصاف چاہئیے ۔ عورتکو بری حالتمیں دیکھکر قتل نکریں بلکہ دعوی بگواہی گواہان صحیح و صریح پیش کریں یہہ بانی اسلام ہی نے کیا کہ ذات جمات کی کچھہ پوچھہ نرکہی صاف فرمایا کہ ٹبرا شریف متقی و راستباز ہی بنی آخر الزمان نے غلامونکو اپنی ذات واولاد مین شامل کرنیکا حکم دیا زید و مقداد وغیرہ جیسے غلامونسے اپنے خاندان کی عزیز لڑکیان بیاہ دین کنیز زادونکو شریف زادونکی برابر سمجہا یہانتک کہ غزنوی وغوریونمین کئی بادشاہ غلام وکنیز زادہ ہوئے ہین نکاح بیوہ کو وہ رواج دیا کہ ماشاء اللہ ایک ایک بیوہ نے کئی کئی نکاح اپنے اور سراپنے خاندانمین کئے اور بہت بزرگ مسلمان اپنی عورتونکو حکم دے گئے کہ ہمارے بعد فلان فلان سے نکاح کرنا چنانچہ حضرت علی مرتضی اپنی عزیز بی بی امامہ کو کہہ گئے کہ پینتالیس ۴۵ برسکی عمرمین مغیرہ بن نوفل سے کہ وہ طالب نکاح تہا شادی کرنا اور نیز کواری اور رانڈ کی کچہہ تمیز اسلام مین نرہی جعفر طیار حبش سے ایکعورت اسماء نام لائے تہے اوسکی اولاد عبداللہ بن جعفر وغیرہ علی مرتضی کی دختر انسے بیاہی گئی اسیطرح پہر اسماء نے خلیفہ اول سے جا نکاح کیا اور محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے وہ کسیطرح غیر نہ سمجہے گئے دو قوم اولاد مین باہم محبت رہی اسلام نے گویا آگ پانی کو باہم ملادیا صدہا سال کے جہگڑونکو چکادیا عربکو بلکہ زمانہ کو قید جہالت سے چہڑادیا لیکن افسوس مروانی و شامی لوگون نے بہت جلد شرع اسلام مین خلل ڈالا بادشاہی انکی مزاج مین سماگئی وہی زمانہ جاہلیت کی خو بو آگئی خیر کیا کہا جائی اب تک جو کچھ ہوا فقط ظاہری نماز و روزہ رہگیا وہ بہی ہزار تنازع و اختلاف باقی سب ہیچ ۔ نماز جو نیک طلبی و دعای توفیق خیر ہے اوسکو بہی فقط خونیکی جانتی ہین ۔

مطبع یوسفی دہلی مین باہتمام منشی علی حسین دہلوی مالک مطبع کے چہپا